روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعہ 11 جنوری 2013ء 28 صفر 1434 ہجری 11 صلح 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 10

بخشش طلب کر

پس جان لے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنی لغزش کی بخشش طلب کر، نیز مومنوں اور مومنات کیلئے بھی۔ اور اللہ تمہارے سفری ٹھکانوں کو بھی خوب جانتا ہے اور مستقل ٹھکانوں کو بھی۔

(محمد :20)

اخلاق عالیہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود کو بچپن ہی سے ذکر الٰہی اور دعا سے جو عشق اور شغف تھا وہ آخری سالوں میں بڑھتا جا رہا تھا۔ چنانچہ اب آپ اکثر فرمایا کرتے کہ اب دعوت الی اللہ اور تصنیف کا کام تو ہم اپنی طرف سے کر چکے ہیں اب ہمیں باقی ایام میں دعا میں مصروف ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص سے دنیا میں حق وصداقت قائم فرمائے اور ہمارے آنے کی غرض پوری ہو۔ (سیرت المہدی جلد 2 ص 71)

چنانچہ حضور نے اسی آرزو کی تکمیل کے لئے 13 مارچ 1903ء کو جمعہ کے بعد بیت الفکر کے ساتھ غربی جانب ایک مقدس کمرہ کی بنیاد رکھی جس کا نام ''..........البیت'' اور ''بیت الدعا'' تجویز فرمایا۔ (رفقاء احمد جلد اول ص 115)

حضور نے ''..........البیت'' اور ''بیت الدعا'' کے بارے میں ایک دفعہ اپنے مخلص رفیق حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے فرمایا:

''ہم نے سوچا کہ عمر کا اعتبار نہیں۔ ستر سال کے قریب عمر سے گزر چکے ہیں۔ موت کا وقت مقرر نہیں خدا جانے کس وقت آ جائے اور کام ہمارا ابھی بہت باقی ہے۔ ادھر قلم کی طاقت کمزور ثابت ہوئی ہے۔ رہی سیف اس کے واسطے خدا تعالیٰ کا اذن اور منشاء نہیں۔ لہٰذا ہم نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور اسی سے قوت پانے کے واسطے ایک الگ حجرہ بنایا اور خدا سے دعا کی کہ اس البیت اور بیت الدعا کو امن اور سلامتی اور اعداء پر بذریعہ دلائل نیرہ اور براہین ساطعہ کے فتح کا گھر بنا دے۔''

(ذکر حبیب از حضرت مفتی محمد صادق صاحب ص 109)

حضرت مسیح موعود کے خادم حضرت حافظ حامد علی صاحب بیان کرتے ہیں کہ ''تہجد کے وقت حضور ایسی آہستگی اور خاموشی سے اٹھتے کہ مجھے خبر نہ ہوتی لیکن گاہے گاہے جب آپ کی آواز خشوع وخضوع کے سبب سے بے اختیار بلند ہوتی مجھے خبر ہو جاتی اور میں شرمندہ ہو کر اٹھتا..........سجدہ کو بہت لمبا کرتے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس گریہ وزاری میں آپ پگھل کر بہہ جائیں گے۔ نماز تہجد کے واسطے آپ پابندی سے اٹھا کرتے تھے''۔ (رفقاء احمد جلد 18 ص 74)

حضرت حافظ حامد علی صاحب یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ حضور نماز میں اھدنا الصراط المستقیم کا بہت تکرار کرتے تھے اور سجدہ میں یا حی یا قیوم کا بہت تکرار کرتے۔ بار بار یہی الفاظ بولتے جیسے کوئی بڑے الحاح اور زاری سے کسی بڑے سے کوئی شے مانگے اور بار بار روتے ہوئے اپنی مطلوبہ چیز کو دہرائے۔ ایسا ہی حضرت صاحب کرتے۔ عموماً پہلی رکعت میں آیت الکرسی پڑھا کرتے تھے۔ سجدہ کو بہت لمبا کرتے اور بعض دفعہ ایسا معلوم ہوتا کہ اس گریہ وزاری میں آپ پگھل کر بہہ جائیں گے۔

(الفضل 3 جنوری 1931ء)

ضروری تصحیح

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب لندن تحریر فرماتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ 21 ستمبر 2012ء جو روزنامہ الفضل 20 نومبر 2012ء میں شائع ہوا ہے۔ اس کے صفحہ نمبر 4' کالم نمبر 2' پیرہ نمبر 2' سطر نمبر 3 میں لفظ مسلمان سہواً رہ گیا ہے۔ درستی کے بعد یہ جملہ یوں ہوگا۔

''بہرحال علاوہ مسلمان ممالک کے دنیا کے ہر ملک میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد ہے۔ یورپ میں ملینز (Millions) کی تعداد میں تو صرف ترک ہی آباد ہیں۔ صرف پورے یورپ میں نہیں بلکہ یورپ کے ہر ملک میں ملینز کی تعداد میں مسلمان آباد ہیں۔''

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ براہ کرم اس درستی کو نوٹ فرمالیں۔

خسرہ سے بچاؤ کا نسخہ

ملک میں بچوں میں خسرہ کی بیماری وبائی صورت اختیار کر رہی ہے اس سے بچاؤ اور علاج کیلئے ہومیوپیتھی کا نسخہ درج ذیل ہے۔

1۔ بچاؤ/ حفظ ماتقدم

ماربلینم Morbilinum 200
ہفتہ وار ایک خوراک
ایک مہینے کیلئے (کل چار خوراک)

2۔ مرض لاحق ہو جائے تو

ماربلینم Morbilinum 200
ایک 2 خوراکیں
مکمل فرق نہ پڑنے کی صورت میں
پلسٹیلا Pulsatilla 200
2۔3 خوراکیں۔

(نظارت امور عامہ)

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

قسط نمبر 44

دیباچہ تفسیر القرآن ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور خلق عظیم

اس کے بعد آپ طائف کی طرف روانہ ہوئے۔ وہی شہر جن کے باشندوں نے پتھراؤ کرتے ہوئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے شہر سے نکال دیا تھا۔ اُس شہر کا آپ نے کچھ عرصہ تک محاصرہ کیا لیکن پھر بعض لوگوں کے مشورہ دینے پر کہ ان کا محاصرہ کر کے وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں سارے عرب میں اب صرف یہ شہر رہ ہی کیا سکتا ہے آپ محاصرہ چھوڑ کر چلے آئے اور کچھ عرصہ کے بعد طائف کے لوگ بھی مسلمان ہو گئے۔

فتح مکہ اور حنین کے بعد

اِن جنگوں سے فارغ ہونے کے بعد وہ اموال جو مغلوب دشمنوں کے جرمانوں اور میدانِ جنگ میں چھوڑی ہوئی چیزوں سے جمع ہوئے تھے حسب دستور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلامی لشکر میں تقسیم کرنے تھے۔ لیکن اس موقع پر آپ نے بجائے ان اموال کو مسلمانوں میں تقسیم کرنے کے مکہ اور اِردگرد کے لوگوں میں تقسیم کر دیا۔ ان لوگوں کے اندر ابھی ایمان تو پیدا نہیں ہوا تھا بہت سے تو ابھی کافر ہی تھے اور جو مسلمان تھے وہ بھی نئے نئے مسلمان ہوئے تھے یہ ان کے لئے بالکل نئی چیز تھی کہ ایک قوم اپنا مال دوسرے لوگوں میں بانٹ رہی ہے۔ اِس مال کی تقسیم سے بجائے ان کے دل میں نیکی اور تقویٰ پیدا ہونے کے حرص اور بھی بڑھ گئی۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمگھٹا ڈال لیا اور مزید مطالبات کے ساتھ آپ کو تنگ کرنا شروع کیا یہاں تک کہ دھکیلتے ہوئے وہ آپ کو ایک درخت تک لے گئے اور ایک شخص نے تو آپ کی چادر جو آپ کے کندھوں پر رکھی ہوئی تھی پکڑ کر اِس طرح مروڑنی شروع کی کہ آپ کا سانس رُکنے لگا۔ آپ نے فرمایا اے لوگو! اگر میرے پاس کچھ اور ہوتا تو میں وہ بھی تمہیں دے دیتا تم مجھے کبھی بخیل یا بزدل نہیں پاؤ گے۔ پھر آپ اپنی اُونٹنی کے پاس گئے اور اس کا ایک بال توڑا اور اسے اونچا کیا اور فرمایا اے لوگو! مجھے تمہارے مالوں میں سے اِس بال کے برابر بھی ضرورت نہیں سوائے اُس پانچویں حصہ کے جو عرب کے قانون کے مطابق حکومت کا حصہ ہے اور وہ پانچواں حصہ بھی میں اپنی ذات پر خرچ نہیں کرتا بلکہ وہ بھی تمہیں لوگوں کے کاموں پر خرچ کیا جاتا ہے۔ اور یاد رکھو کہ خیانت کرنے والا انسان قیامت کے دن خدا کے حضور اس خیانت کی وجہ سے ذلیل ہوگا۔

لوگ کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہت کے خواہشمند تھے۔ کیا بادشاہوں اور عوام کا ایسا ہی تعلق ہوا کرتا ہے؟ کیا کسی کی طاقت ہوتی ہے کہ بادشاہ کو اِس طرح دھکیلتا ہوا لے جائے اور اس کے گلے میں پٹکہ ڈال کر اُس کو گھونٹے؟ اللہ کے رسولوں کے سوا یہ نمونہ کون دکھا سکتا ہے۔ مگر باوجود اِس طرح تمام اموال غرباء میں تقسیم کرنے کے پھر بھی ایسے سنگدل لوگ موجود تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم کو انصاف کی تقسیم نہیں سمجھتے تھے۔ چنانچہ ذوالخویصرہ نامی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا۔ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ آپ نے آج کیا ہے وہ میں نے دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے کیا دیکھا؟ اس نے کہا میں نے یہ دیکھا ہے کہ آپ نے آج ظلم کیا ہے اور انصاف سے کام نہیں لیا۔ آپ نے فرمایا تم پر افسوس! اگر میں نے عدل نہیں کیا تو پھر اور کون انسان دنیا میں عدل کرے گا۔ اُس وقت صحابہؓ جوش میں کھڑے ہو گئے اور جب یہ شخص مسجد سے اُٹھ کر گیا تو ان میں سے بعض نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! یہ شخص واجب القتل ہے کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ ہم اسے مار دیں؟ آپ نے فرمایا اگر یہ شخص قانون کی پابندی کرتا ہے تو ہم اس کو کس طرح مار سکتے ہیں۔ صحابہؓ نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! ایک شخص ظاہر کچھ اور کرتا ہے اور اس کے دل میں کچھ اور ہوتا ہے کیا ایسا شخص سزا کا مستحق نہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خدا نے یہ حکم نہیں دیا کہ میں لوگوں سے ان کے دلوں کے خیالات کے مطابق معاملہ کروں۔ مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اُن کے ظاہر کے مطابق معاملہ کروں۔ پھر آپ نے فرمایا یہ اور اس کے ساتھی ایک دن اسلام سے بغاوت کریں گے۔ چنانچہ حضرت علیؓ کے زمانہ میں یہ شخص اور اس کے قبیلہ کے لوگ اُن باغیوں کے سردار تھے جنہوں نے حضرت علیؓ سے بغاوت کی اور خوارج کے نام سے آج تک مشہور ہیں۔

ہوازن سے فارغ ہو کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لے گئے۔ یہ مدینہ والوں کے لئے پھر ایک نیا خوشی کا دن تھا۔ ایک دفعہ خدا کا رسول مکہ کے لوگوں کے ظلم سے تنگ آ کر مدینہ کی طرف روانہ ہوا تھا اور آج خدا کا رسول مکہ فتح کرنے کے بعد اپنی خوشی سے اور اپنے عہد کو نبھانے کے لئے دوبارہ مدینہ میں داخل ہو رہا تھا۔

غزوۂ تبوک

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو ابو عامر مدنی جو خزرج قبیلہ میں سے تھا اور یہودیوں اور عیسائیوں سے میل ملاقات کی وجہ سے ذکرو وظائف کرنے کا عادی تھا اور اِس کی وجہ سے لوگ اس کو راہب کہتے تھے مگر مذہباً عیسائی نہیں تھا۔ یہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں پہنچ جانے کے بعد مکہ کی طرف بھاگ گیا تھا۔ جب مکہ بھی فتح ہو گیا تو یہ سوچنے لگا کہ اب مجھے اسلام کے خلاف شورش پیدا کرنے کے لئے کوئی اور تدبیر کرنی چاہئے۔ آخر اس نے اپنا نام اور طرز بدلی اور مدینہ کے پاس قبا نامی گاؤں میں جا کر رہنا شروع کیا۔ سالہا سال باہر رہنے کی وجہ سے اور کچھ شکل اور لباس میں تبدیلی کر لینے کی وجہ سے مدینہ کے لوگوں نے عام طور پر اس کو نہ پہچانا۔ صرف وہی منافق اِس کو جانتے تھے جن کے ساتھ اِس نے اپنا تعلق پیدا کر لیا تھا۔ اس نے مدینہ کے منافقوں کے ساتھ مل کر یہ تجویز کی کہ میں شام میں جا کر عیسائی حکومت اور عرب عیسائی قبائل کو بھڑکاتا ہوں اور اُن کو مدینہ پر حملہ کرنے کی تحریک کرتا ہوں۔ اِدھر تم یہ مشہور کرنا شروع کر دو کہ شامی فوجیں مدینہ پر حملہ کر رہی ہیں۔ اگر میری سکیم کامیاب ہو گئی تو پھر بھی ان دونوں کی مٹھ بھیڑ ہو جائے گی اور اگر میری سکیم کامیاب نہ ہوئی تو ان افواہوں کی وجہ سے مسلمان شاید شام پر جا کر خود حملہ کر دیں اور اس طرح قیصر کی حکومت اور ان میں لڑائی شروع ہو جائے گی اور ہمارا کام بن جائے گا۔ چنانچہ یہ تحریک کر کے یہ شخص شام کی طرف گیا اور مدینہ کے منافقوں نے روزانہ مدینہ میں یہ خبریں مشہور کرنی شروع کر دیں کہ فلاں قافلہ ہمیں ملا تھا اور اُس نے بتایا تھا کہ شامی لشکر مدینہ پر حملہ کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ دوسرے دن پھر کہہ دیتے تھے کہ فلاں قافلہ کے لوگ ہمیں ملے تھے اور اُنہوں نے کہا تھا کہ مدینہ پر شامی لشکر چڑھائی کرنے والا ہے۔ یہ خبریں اتنی شدت سے پھیلنی شروع ہوئیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مناسب سمجھا کہ آپ اسلامی لشکر لے کر خود شامی لشکروں کے مقابلہ کے لئے جائیں۔ یہ وقت مسلمانوں کے لئے نہایت ہی تکلیف کا تھا۔ قحط کا سال تھا پچھلے موسم میں غلّہ اور پھل کم پیدا ہوا تھا اور اس موسم کی اجناس ابھی پیدا نہیں ہوئی تھیں۔ ستمبر کا آخر یا اکتوبر کا شروع تھا، جب آپ اِس مہم کے لئے روانہ ہوئے۔ منافق تو جانتے تھے کہ یہ سب شرارت ہے اور یہ کہ انہوں نے یہ سب چالاکی اس لئے کی ہے کہ اگر شامی لشکر حملہ آور نہ ہوا تو مسلمان خود شامیوں سے جا لڑیں اور اس طرح تباہ ہو جائیں۔ موتہ کی جنگ کے حالات ان کے سامنے تھے اُس وقت مسلمانوں کو اتنے بڑے لشکر کا سامنا کرنا پڑا تھا کہ وہ بہت کچھ نقصان اُٹھا کر بمشکل بچے تھے۔ اب وہ ایک دوسری موتہ اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتے تھے جس میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نَعُوْذُ بِاللّٰہ شہید ہو جائیں اس لئے ایک طرف تو منافق روزانہ یہ خبریں پھیلاتے تھے کہ فلاں ذریعہ سے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ دشمن حملہ کرنے والا ہے فلاں ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ شامی فوجیں آ رہی ہیں اور دوسری طرف لوگوں کو ڈرا رہے تھے کہ اتنے بڑے لشکر کا مقابلہ آسان نہیں تمہیں جنگ کے لئے نہیں جانا چاہئے۔ ان کارروائیوں سے ان کی غرض یہ تھی کہ مسلمان شام پر حملہ کرنے کے لئے جائیں تو سہی، لیکن جہاں تک ہو سکے کم سے کم تعداد میں جائیں تاکہ ان کی شکست زیادہ سے زیادہ یقینی ہو جائے۔ مگر مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس اعلان پر کہ ہم شام کی طرف جانے والے ہیں اخلاص اور جوش سے بڑھ بڑھ کر قربانیاں کر رہے تھے۔ غریب مسلمانوں کے پاس جنگ کے سامان تھے کہاں؟ حکومت کا خزانہ بھی خالی تھا۔ ان کے آسودہ حال بھائی ہی ان کی مدد کیلئے آ سکتے تھے۔ چنانچہ ہر شخص قربانی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ حضرت عثمانؓ نے اُس دن اپنے روپے کا اکثر حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا جو ایک ہزار سونے کا دینار تھا یعنی قریباً 25 ہزار روپیہ۔ اِسی طرح اَور صحابہؓ نے اپنی اپنی توفیق کے مطابق چندے دیئے اور غریب مسلمانوں کے لئے سواریاں یا تلواریں یا نیزے مہیا کئے گئے۔ صحابہؓ میں قربانی کا اِس قدر جوش تھا کہ یمن کے کچھ لوگ جو اسلام لا کر مدینہ میں ہجرت کر آئے تھے اور بہت ہی غربت کی حالت میں تھے ان کے کچھ افراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا، یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! ہمیں بھی اپنے ساتھ لے چلیے ہم کچھ اور نہیں چاہتے ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں وہاں تک پہنچنے کا سامان مل جائے۔ قرآن کریم میں ان لوگوں کا ذکر ان الفاظ میں آتا ہے ...... (التوبۃ: 92) یعنی اِس جنگ میں شریک نہ ہونے کا ان لوگوں پر کوئی گناہ نہیں جو تیرے پاس اس لئے آتے ہیں کہ تو ان کے لئے ایسا سامان مہیا کر دے جس کے ذریعہ سے وہ وہاں پہنچ سکیں مگر تو نے انہیں کہا کہ میرے پاس تو تمہیں وہاں پہنچانے کا کوئی سامان نہیں۔ تب وہ تیری مجلس سے اُٹھ کر چلے گئے اور اُن کی آنکھوں سے اس غم میں آنسو بہتے تھے کہ افسوس ان کے پاس کوئی مال نہیں جس کو خرچ کر کے وہ آج اسلامی خدمت کر سکیں۔ ابوموسیٰ ان لوگوں کے سردار تھے جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا مانگا تھا؟ تو انہوں نے کہا خدا کی قسم! ہم نے اُونٹ نہیں مانگے، ہم نے گھوڑے نہیں مانگے، ہم نے صرف یہ کہا تھا کہ ہم ننگے پاؤں ہیں اور اتنا لمبا سفر پیدل نہیں چل سکتے اگر ہم کو صرف جوتیوں کے جوڑے مل جائیں تو ہم جوتیاں پہن کر ہی بھاگتے ہوئے اپنے بھائیوں کے ساتھ اِس جنگ میں شریک ہونے کے لئے پہنچ جائیں گے۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

15

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

بیت الباقی کا افتتاح، امیر صاحب جرمنی اور مہمانوں کے ایڈریسز اور حضور انور کا خطاب

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

12 دسمبر 2012ء

(حصہ دوم آخر)

Pforzheim کے لئے روانگی

اگلے پروگرام کے مطابق چار بجکر دس منٹ پر یہاں سے Pforzheim کے لئے روانگی ہوئی جہاں نئی تعمیر ہونے والی بیت الباقی کے افتتاح کی تقریب تھی۔

بیت الباقی کا افتتاح

قریباً 40 منٹ کے سفر کے بعد چار بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت الباقی Pforzheim تشریف آوری ہوئی۔ جہاں مقامی جماعت نے اپنے پیارے آقا کا بڑا پُرتپاک خیرمقدم کیا۔ آج اس جماعت کے نصیب جاگ اٹھے تھے۔ یہ اپنی خوش قسمتی پر پھولے نہ سماتے تھے۔ آج قریباً تین سال کے وقفہ کے بعد ان کا پیارا آقا ایک بار پھر ان میں رونق افروز ہوا تھا۔ قبل ازیں حضور انور 16 دسمبر 2009ء کو یہاں تشریف لائے تھے اور بیت الباقی کا سنگ بنیاد رکھا تھا اور آج اس بیت کے افتتاح کے لئے تشریف لائے تھے۔ مرد حضرات نعرے بلند کر رہے تھے اور بچے اور بچیاں استقبالیہ گیت پیش کر رہی تھیں۔ ہر ایک اپنے اپنے رنگ میں محبت و فدائیت کا اظہار کر رہا تھا۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے جماعت Pforzheim کے صدر صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت آج کی اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے آنے والے جرمن مہمانوں کو بھی شرف مصافحہ سے نوازا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت کے اندر تشریف لے آئے اور نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں اور بیت الباقی کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آیا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت کے بیرونی احاطہ میں نصب مارکی میں تشریف لے آئے۔ جہاں بیت کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب منعقد ہو رہی تھی۔

افتتاحی تقریب

ساڑھے پانچ بجے اس افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم محمد اکرم صاحب نے کی اور بعدازاں اس کا اردو ترجمہ پیش کیا اور جرمن زبان میں ترجمہ ظہیر احمد صاحب نے پیش کیا۔

امیر صاحب کا ایڈریس

اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔ Pforzheim شہر ایک لاکھ بیس ہزار کی آبادی پر مشتمل ہے اور زیورات اور گھڑی سازی کی وجہ سے ساری دنیا میں مشہور ہے اس شہر کو Golden City بھی کہا جاتا ہے۔ دوسری جنگ عظیم میں یہ شہر 83 فیصد تباہ ہو گیا تھا۔ اسے نئے سرے سے دوبارہ تعمیر کیا گیا تھا۔

امیر صاحب نے اپنے ایڈریس میں بتایا کہ اس شہر میں جماعت احمدیہ کا قیام 1984ء میں ہوا۔ ممبران جماعت کے اعلیٰ حکام کے ساتھ بہت اچھے تعلقات ہیں۔ یہاں مقامی جماعت کی مالی قربانی سے مارچ 2008ء میں جماعت کو تین لاکھ پچاس ہزار یورو کی لاگت سے دو ہزار مربع میٹر کا قطعہ زمین خریدنے کی توفیق ملی۔

فروری 2006ء سے زمین کے حصول کی کوشش شروع ہوئی اور بالآخر دو سال بعد مارچ 2008ء میں کامیابی عطا ہوئی۔ اس شہر کے میئر اور کونسل کے ممبران نے اس قطعہ زمین کے حصول کے لئے جماعت کی بہت مدد کی اور ہر طرح ساتھ دیا۔ پلاٹ خریدنے کے بعد ہمسایوں نے لوکل کورٹ میں بیت کی تعمیر کے خلاف اپیل دائر کی۔ کورٹ نے جماعت کے حق میں فیصلہ دیا۔

اب یہاں جو بیت تعمیر کی گئی ہے اس میں مردوں اور عورتوں کے دو علیحدہ علیحدہ ہال ہیں اور مجموعی طور پر 220 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں اس کے علاوہ جماعتی دفاتر اور جماعتی کچن کی سہولت بھی حاصل ہے۔ بیت کے مینارہ کی اونچائی دس میٹر ہے اور گنبد کا قطر پانچ میٹر ہے۔ 22 گاڑیوں کی پارکنگ کے لئے جگہ بھی موجود ہے۔

مہمانوں کے ایڈریسز

امیر صاحب جرمنی کے اس تعارفی ایڈریس کے بعد مختلف جرمن مہمانوں نے اپنے ایڈریسز پیش کئے۔

Dr. Wolfgang Rodel صاحب جو شہر کے Integration کے معاملات کے انچارج ہیں، خود نہ آسکتے تھے۔ ان کے محکمہ کے ایک ممبر نے ان کی طرف سے معذرت پیش کی اور کہا کہ آج ڈاکٹر Wolfgang صاحب نے یہاں اپنا ایڈریس پیش کرنا تھا لیکن وہ حاضر نہیں ہو سکے کیونکہ ان کا Accident ہو گیا تھا۔ ان کی طرف سے سلام اور مبارکباد پیش کی گئی۔

اس کے بعد **Bar-Lev صاحب**، جو Pforzheim کی یہودی جماعت کے راہب ہیں نے اپنا مختصر ایڈریس پیش کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اور دیگر احباب کو خوش آمدید کہا اور بیت بنانے کی مبارکباد پیش کی۔

پھر راہب صاحب نے کہا کہ ایک بیت ہو یا چرچ ہو یا Synagogue ہو، سب عبادت کی جگہیں ہیں اور سب ایک ہی خدا کی عبادت کرتے ہیں، چاہے اسے اللہ کہو یا خدا۔ موصوف نے کہا کہ سب امن کے لئے دعائیں کرتے ہیں کہ مذاہب کے مابین امن قائم ہو اور تمام دنیا میں امن پھیل جائے۔ آخر پر موصوف نے دوبارہ بیت کے بننے پر مبارکباد پیش کی۔

بعدازاں **Klaus Holz صاحب** جو Pforzheim میں اسلام اور عیسائیت کے مابین مکالمہ کے ذمہ دار ہیں نے سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور مبارکباد پیش کی اور کہا کہ یہ بیت امن کا گھر ہو، آپس میں ملنے جلنے اور غوروفکر کرنے کی جگہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کا رحم آپ کے ساتھ ہو۔

اس کے بعد **ایک مسلمان دوست**، جو Pforzheim میں اسلام اور عیسائیت کے مابین مکالمہ کے ذمہ دار ہیں نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اور تمام احباب وخواتین کو سلام پیش کیا۔

موصوف نے کہا کہ جو لوگ بیت بناتے ہیں وہ اس لئے بناتے ہیں کیونکہ اس سے ان کا مذہب مضبوط ہوتا ہے اور یہ بیت ان کی اپنے مذہب سے وابستگی کا نشان ہے۔ ایسے لوگ یقیناً بہت ثواب کے مستحق ہوتے ہیں۔ پھر انہوں نے سب کا شکریہ ادا کیا، جنہوں نے اس بیت کے بننے میں مدد کی اور اس کی تعمیر میں حصہ لیا۔ خواہ شہر کی انتظامیہ ہو جنہوں نے اجازت دی یا وہ لوگ ہوں جنہوں نے یہ بیت بنائی۔ نیز کہا کہ یہ بیت خدا کا گھر ہے جو چرچ، Synagogue اور دیگر عبادتگاہوں کی یاد دلاتا ہے۔

موصوف نے کہا کہ مسلمان تو نماز میں ایاك نعبد وایاك نستعين پڑھتے ہیں کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔ اس دعا میں واحد کا صیغہ نہیں بلکہ جمع کا صیغہ استعمال ہوا ہے جس کا مطلب ہے کہ ہم سب خواہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں، خدا سے مدد کے طالب ہیں۔ (دین) امن کا مذہب ہے اور یہ بیت امن کی علامت ہے۔ آخر پر موصوف نے پھر سب کو مبارکباد دی اور یہ دعا کی کہ جس طرح اس بیت کا نام بیت الباقی ہے اور ہمیشہ رہنے والی ہے، اسی طرح تمام عبادتگاہیں بھی ہمیشہ قائم رہیں۔

اس کے بعد Pforzheim کے **لارڈ میئر Gert Hager صاحب** نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ اس ایڈریس کے آغاز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں سلام پیش کیا اور اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ مختلف ممالک کے لوگ اب Pforzheim میں رہتے ہیں جن میں احمدی بھی شامل ہیں۔ میئر صاحب نے ایک میٹنگ کا ذکر کیا جو Pforzheim کے Town Hall میں منعقد کی گئی تھی، جس میں جماعت نے اپنا تعارف پیش کیا تھا۔ نیز میئر صاحب نے کہا کہ اس (بیت) کے بنانے سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ آپ لوگ ادھر چھپ کر نہیں رہنا چاہتے بلکہ سب کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہتے ہیں اور ہر سال شہر کی صفائی کے لئے یکم جنوری کا وقارعمل اس بات کو بھی واضح کرتا ہے کہ آپ لوگ اس جگہ کو پسند کرتے ہیں۔

میئر نے کہا کہ وہ اس لئے بھی خاص طور پر (بیت) بنانے میں مدد کر رہا ہے، کیونکہ جماعت احمدیہ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ امن کے ساتھ تمام معاشرہ میں مل جل کر رہنے والے لوگ ہیں۔

میئر نے مذہبی آزادی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس آزادی کی وجہ سے اس شہر میں امن کے ساتھ رہنا ممکن ہے۔ نیز اس نے خوشی کا اظہار کیا کہ یہودی، عیسائی اور مسلمان سب مل کر یہاں

امن کے ساتھ رہ رہے ہیں اور اس تقریب میں شرکت کر رہے ہیں۔ آخر پر میئر صاحب نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اس (بیت) میں اور اس شہر میں سب مل کر امن اور محبت میں رہیں۔

لارڈ میئر Pforzheim کے اس ایڈریس کے بعد پانچ بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

حضور انور کا خطاب

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا:

الحمدللہ آج اس شہر کی جماعت کو بھی (بیت) بنانے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔ اس کا نام بیت الباقی رکھا گیا۔ باقی اللہ تعالیٰ کا بھی نام ہے۔ بہت ساری صفات میں سے ایک صفت ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ رہنے والی ذات ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بندوں کو بھی اس طرف توجہ دلائی ہے کہ دنیا کی زندگی کو ہمیشہ کی زندگی نہ سمجھو بلکہ یہ زندگی تو عارضی زندگی ہے اور باقی رہنے والی زندگی وہ زندگی ہے جو مرنے کے بعد شروع ہونی ہے اور اس کے نیک اور اچھے پھل کھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے ذمہ جو فرض لگایا ہے اور جو مقصد پیدائش کا بتایا ہے وہ یہ ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور اگر خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے تو وہی اللہ تعالیٰ تک پہنچانے کے صحیح راستے بتاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ بیت، یہ عمارت جو آج اینٹوں کی یا سیمنٹ کی یا لوہے کی مختلف چیزوں کو اکٹھا کر کے تعمیر ہوگئی ہے یہ ایک احمدی ...... کا آخری مقصد نہیں ہے کہ ہم نے ایک عمارت بنادی اور علاقہ کے لوگوں کو پسند آگئی۔ شہر میں لوگوں نے کہا کہ اچھا اضافہ ہوگیا۔ بلکہ اس کا مقصد تب پورا ہوگا جب آپ اس میں آکر عبادت کریں گے، اس کو پانچ وقت اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق آباد کریں گے، اس میں نمازیں ادا کریں گے اور نمازوں کی ادائیگی سے آپ کے دل میں جو خدا تعالیٰ سے تعلق اور محبت پیدا ہوگی اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے بھی تعلق پیدا ہوگا اور پھر آپس کی رنجشیں، کدورتیں اور اگر کسی کے خلاف دلوں میں کوئی بات ہے تو وہ بھی دور ہوگی یا دور ہونے کی کوشش ہونی چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حق ادا کر کے ہی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جاسکتی ہیں اور یہ بھی ایک قسم کی عبادت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس آپ نے پانچ وقت کی ظاہری عبادت نہیں کرنی بلکہ ایک حقیقی ...... کو اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ تمہاری عبادتیں تب اصل عبادتیں کہلائیں گی جب تم خدا تعالیٰ کے حق کے ساتھ اس کی مخلوق کا حق بھی ادا کرو۔ ہر ...... کا فرض ہے کہ وہ اپنے ساتھی کا، نہ صرف ...... کا بلکہ ہر انسان کا حق ادا کرنے کی کوشش کرے بلکہ یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جانوروں سے بھی رحم اور نیکی کا سلوک کرو۔ پس یہ چیزیں اگر ہمارے سامنے ہوں گی تو ہم تبھی صحیح اور حقیقی ...... کہلاسکیں گے اور جو ہمارا تعارف اس علاقہ میں اور اس شہر میں ہوا ہے اس کا صحیح حق ادا کر سکیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اس بات کو آپ ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہم نے اس بیت کی آبادی کے ساتھ آپس میں، ہر احمدی ...... کے ساتھ، دوسرے مسلمان فرقوں کے ساتھ، دوسرے مذاہب کے ساتھ اور ہر ایک کے ساتھ ایسے تعلقات قائم کرنے ہیں جو ہماری بقاء کا سامان پیدا کرنے والے ہوں، جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں۔ پس یہ چیز ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ حقیقی مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے ہر ایسا شخص جو سلامتی دینے والا ہے، جو امن دینے والا ہے، محفوظ رہے۔ پس صرف مسلمانوں کے لئے حکم نہیں۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ ایک مسلمان کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں بلکہ ہر شخص کا ذکر ہے۔ اس کے معنی کو اگر وسیع کریں تو ہر شخص جو دنیا میں امن قائم کرنے کی خواہش رکھتا ہے اس کو تم سے محفوظ رہنا چاہئے۔ گویا ایک امن کا ایسا سبق ہے جو وسیع تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ پس اس سبق کو اس پیغام کو اس شہر کے ہر شخص تک پہنچانا بھی ہمارا فرض ہے تاکہ اس شہر میں پیار اور محبت اور امن قائم ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

احمدی جہاں بھی ہے اس کی پہچان یہی ہے کہ وہ ایک پُرامن شہری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج افریقہ میں بھی لاکھوں کی تعداد میں احمدی ہیں، ایشیا میں بھی لاکھوں کی تعداد میں احمدی ہیں، یورپ میں، امریکہ میں، مغربی ممالک میں، جزائر میں ہزاروں اور بعض جگہ لاکھوں احمدی ہیں۔ ہر ایک احمدی کا ایک کردار ہے جو دنیا میں پہچانا جاتا ہے۔ میں پہلے بھی کئی دفعہ یہ مثال دے چکا ہوں غانا میں ہمارے غانین احمدی دوست ہیں جو سیاست دان بھی ہیں کہتے ہیں کہ کچھ عرصہ ہوا ہماری میٹنگ ہو رہی تھی وہاں افسر جیل خانہ بھی تھے اور Home Minister کے نمائندے بھی تھے اور Minister صاحب خود بھی تھے اور یہ خود بھی ممبر آف پارلیمنٹ تھے۔ ایک کمیٹی جو یہ جائزہ لے رہی تھی کہ کس طرح امن قائم کیا جائے اور کس طرح جرم کرنے والے لوگوں سے چھٹکارا حاصل کیا جائے یا کس طرح ان کی اصلاح کی تدبیریں کی جائیں اور اس جائزے میں ایک بات یہ سامنے آئی کہ اس وقت جیل میں جو بڑے جرم کرنے والے مجرم ہیں، افسر جیل کے مطابق اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ لیکن وہ جرائم میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اس پر ہمارے احمدی ...... Member of Parliament نے کہا کہ ہم احمدی ...... ہیں۔ (دین) کی یہ تعلیم تو نہیں ہے۔ اگر یہ لوگ جرم کرتے ہیں تو (دین) کی تعلیم کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ بیشک جیل کا جائزہ لے لو اور اگلی میٹنگ میں بتاؤ کہ کیا کوئی احمدی ...... کسی بڑے جرم میں جیل میں موجود ہے کہ نہیں۔ کیونکہ وہاں غانا میں بھی احمدیوں کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ اگلے دن جائزہ لے کر افسر جیل خانہ جات نے کہا کہ تم ٹھیک کہتے تھے ایک بھی احمدی بڑے جرائم میں ملوث نہیں ہے۔ تو یہ جماعت احمدیہ کی، ایک احمدی ...... کی خوبی ہے۔ جس کو ہم نے ہر جگہ قائم رکھنا ہے۔ پس چاہے وہ جرمنی ہو چاہے وہ یورپ کا کوئی اور ملک ہو یا افریقہ ہو یا Far East کے ملک ہوں۔ جزائر ہوں یا امریکہ یا کینیڈا ہو یا آسٹریلیا ہو یا ایشیا ہو یا عرب کے ملک ہوں، دنیا میں ہر جگہ احمدی ...... نے حقیقی ...... کی تصویر دنیا کو بتانی ہے۔ تاکہ آجکل (دین) کے خلاف جو بعض باتیں کی جاتی ہیں ان کا رد کیا جاسکے ان کو بتایا جائے کہ حقیقی اسلام کی تعلیم تو امن اور پیار اور خوبصورتی کی تعلیم ہے۔ آپس میں محبت اور بھائی چارے کی تعلیم ہے۔ لیکن بعض غلط قسم کے لوگوں نے بعض گروپوں نے جن کی تعداد تھوڑی ہے اسلام کو بدنام کیا ہوا ہے۔ اکثریت مسلمانوں کی اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ دہشت گرد ہے نہ امن برباد کرنے والی ہے۔ لیکن یہ جو تھوڑا طبقہ ہے ان کے پاس کچھ وسائل یا طاقت ہے یا ان کی ایسی حیثیت ہو چکی ہے اور ان کا دنیا میں اتنا Propaganda ہو چکا ہے کہ جو غیر اسلامی دنیا ہے وہ سمجھتی ہے کہ شائد یہی اسلام ہے جو یہ لوگ ظاہر کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہمارا معاملہ جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کی ہے اس زمانہ کے امام اور مہدی دوراں کی بیعت کی ہے۔ اس زمانہ کے مصلح کی بیعت کی ہے جو آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق دنیا میں تشریف لائے۔ ہمارا یہ کام ہے کہ حقیقی ...... کی تعلیم دنیا کو بتائیں اور ہر جگہ جہاں بھی احمدی رہتا ہے اپنے ماحول میں اپنے علاقہ میں اس پیغام کو پہنچائے کہ ...... کی تعلیم امن، پیار اور محبت کی تعلیم ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ بھی اسلام کی کتنی خوبصورت تعلیم ہے کہ جب آنحضرت ﷺ کو کفار مکہ کے ظلموں کی وجہ سے جنگ کرنے کی اجازت دی گئی، جنگ کا جواب دینے کی اجازت دی گئی اور قرآن کریم میں سورۃ حج میں یہ حکم موجود ہے کہ اگر اب مسلمانوں نے ان کفار کا مقابلہ نہ کیا تو نہ کوئی چرچ محفوظ رہے گا نہ کوئی Synagogue محفوظ رہے گا نہ کوئی اور عبادت کی جگہ محفوظ رہے گی نہ مسجد محفوظ رہے گی۔ گویا اسلام نے جب ایسے لوگوں کا جو مذہب کے خلاف ہیں دفاع کرنے کا حکم دیا تو صرف یہ نہیں کہا کہ اپنی مسجدوں کا دفاع کرو بلکہ یہ کہا کہ تم چرچوں کا بھی دفاع کرو تم Synagogue کا بھی دفاع کرو تم دوسری مذہبی عبادتگاہوں کا بھی دفاع کرو گویا یہ ایک ایسا حکم ہے جو ہر مسلمان پر فرض ہے کہ دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے ہر مذہب کا دفاع کرنا تمہارا کام ہے۔ اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرو دوسروں کے مذہب پر اعتراض نہ کرو اور یہی چیز ہے جو دنیا میں پیار، محبت اور امن پیدا کر سکتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ کرے کہ آپ لوگ اس (بیت) کے بنانے کے ساتھ جب آپ کا تعارف مزید بڑھے گا اس شہر میں بھی، علاقہ میں بھی، لوگوں سے واقفیت پیدا ہوگی لوگوں کے گروپ یہاں دیکھنے کے لئے انشاء اللہ آئیں گے تو اس پیغام کو آگے پہنچانے والے ہوں کہ ہم خالص طور پر اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں اور خالص ہو کر اللہ کی مخلوق کی خدمت کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کرلیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چھ بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

اس کے بعد اس تقریب کی مناسبت سے مہمانوں کی خدمت میں چائے اور ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت کے بیرونی صحن میں ایک پودا لگایا۔ حضور انور کے بعد میئر صاحب نے بھی ایک پودا لگایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے بیت تشریف لے گئے جہاں مقامی جماعت کی مجلس عاملہ نے گروپ فوٹو بنوانے کا شرف پایا۔ پھر (بیت) میں ہی تمام احباب جماعت نے اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواتین کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں بچیوں کے مختلف گروپس نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ خواتین اس دوران مسلسل شرف زیارت کی سعادت پاتی رہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

بیت السبوح واپسی

یہاں سے فارغ ہو کر پونے سات بجے شام

بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح فرینکفرٹ تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

13 دسمبر 2012ء

صبح سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

دوپہر ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ بعد ازاں پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج 25 فیملیز کے 107 افراد اور 31 سنگل افراد یعنی مجموعی طور پر 138 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقات کا شرف پانے والوں میں فرینکفرٹ (Frankfurt) کی جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز کے علاوہ دوسری مختلف جماعتوں Neuhof ،Kassel ،Mannheim ،Aalen ،Grob-Gerau ،Darmstadt ،Wurzburg ،Frankfurt ،Mainz ،Freinsheim ،Frankenberg ،Balingen ،Morfelden ،Maintal ،Bensheim ،Aachen ،Gemunden ،Friedberg ،Alzey اور Gieben سے آنے والے احباب بھی شامل تھے۔ ان سبھی نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا اور ہر ایک ان بابرکت لمحات سے برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت دوران ملاقات تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ کتنے ہی خوش نصیب یہ بچے اور بچیاں ہیں جنہوں نے اپنے آقا کے ساتھ یہ چند بابرکت لمحات گزارے اور پھر حضور انور کے دست مبارک سے یہ تحائف حاصل کئے جو ان کی زندگیوں کے لئے ایک یادگار بن گئے۔

ہر فیملی نے، ہر خاندان نے اور ہر شخص نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ یہ تصویریں اور اپنے آقا کے قرب میں یہ چند ساعتیں ان خاندانوں کی ساری زندگی کا سرمایہ ہیں۔ نہ صرف ان کے لئے بلکہ ان کی آئندہ آنے والی نسلیں بھی ان لمحات کی قدر کریں گی اور ان کو سنبھال کر رکھیں گی اور قدر کی نگاہ سے دیکھیں گی۔ بہت سے بچوں نے اپنے گھروں میں چاکلیٹس کے اوپر لپٹا ہوا کاغذ بھی سنبھال کر رکھا ہوا ہے کہ یہ ہمارے لئے یادگار ہے یہ چاکلیٹ ہمیں ہمارے آقا نے عطا فرمائی تھی۔ اللہ یہ سعادتیں ان سب کے لئے بہت مبارک فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

14 دسمبر 2012ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا سات بجے بیت السبوح میں نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

خطبہ جمعہ

آج نماز جمعہ کی ادائیگی کا انتظام بیت السبوح میں کیا گیا۔ دو بڑے ہال مرد حضرات کے لئے اور دو ہال خواتین کے لئے مخصوص کئے گئے تھے۔ فرینکفرٹ شہر کی جماعتوں کے علاوہ جرمنی کے دوسرے مختلف شہروں اور جماعتوں کے علاوہ جرمنی کے دوسرے مختلف شہروں اور جماعتوں سے احباب اور فیملیز بڑی تعداد میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی اقتداء میں جمعہ ادا کرنے کے لئے پہنچی تھیں۔ ہمبرگ سے آنے والے پانچصد کلومیٹر کا سفر طے کرکے پہنچے تھے۔ اسی طرح برلن (Berlin) سے آنے والے احباب بھی اتنا ہی سفر طے کرکے پہنچے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل یہ سبھی ہال نمازیوں سے بھر چکے تھے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ MTA کے ذریعہ Live نشر ہوا۔ حضور انور نے شہادت کی حقیقت پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

(حضور انور کے اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ روزنامہ الفضل 18 دسمبر 2012ء میں شائع ہوچکا ہے)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ تین بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے مکرم مقصود احمد صاحب شہید کوئٹہ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی وانفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں پچیس فیملیز کے 105 اور 34 احباب نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز اور احباب جرمنی کی درج ذیل جماعتوں سے سفر کرکے بیت السبوح فرینکفرٹ (Frankfurt) پہنچے تھے۔

Bad ،Limburg ،Betzdorf ،Raunheim ،Grob-Gerau ،Soden ،Calw ،Rudesheim ،Wurzburg ،Freinsheim ،Darmstadt ،Koln ،Langen ،Morfelden ،Leipzig ،Hanau ،Neuwied ،Russelsheim ،Zwickau ،Eich ،Worms ،Wiesbaden ،Munster ،Stade ،Hofheim ،Neuwied۔

ان سبھی فیملیز اور احباب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور نے بڑی عمر کے تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں نے اپنے آقا سے چاکلیٹ حاصل کیں۔

ملاقاتوں کے اس پروگرام کے آخر پر تعلیم الاسلام کالج اولڈ بوائے ایسوسی ایشن جرمنی کے عہدیداران نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت سبھی ممبران کو شرف مصافحہ سے نوازا اور اس دوران بعض عہدیداران سے گفتگو بھی فرمائی۔

تقریب آمین

ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الذکر تشریف لے آئے۔ یہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 49 خوش نصیب بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت کریمہ سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ ان بچوں اور بچیوں کے نام یہ ہیں۔

عزیزم عرفان محمد نعمان، حنان احمد داؤد، فاران احمد، عارش زبان، تفہیم احمد، روبین احمد، عبدالرافع شاہد، نایاب احمد اعوان، ثاقب احمد مقصود، رانا فاران، اذعان احمد، فراز احمد حیات ملک، خرم حیات، ثمر بٹ، فاران اشرف کاہلوں، علی بخش، رانا دانش قدوس، عمیر احمد بابر، عاشر احمد، آریان احمد، محمد ہارون کاہلوں، عطاء الوہاب، ذیشان محمود بھٹی۔

عزیزہ طابیہ احمد، صوفی احمد، مناہل احمد، عطیۃ الباری سلینا محمود، ذیشا چوہدری، مرواۃ قمر خالق، علیشا سبین ورک، باسمہ اقبال، ماہرہ بلال، صنیحہ نور، نائلہ مبشر، امۃ المصور احمد، غزالہ محمد نعمان، ایمان طاہر، فائزہ احمد، امبر بخاری احمد، فرحین سلیم، مایا احمد، مشعل احمد، تاشفہ اقبال، امۃ الکافی احمد، امۃ الباری احمد، ماریہ احمد، امۃ الشافی، صبور علی

آمین کی تقریب میں حصہ لینے والے بچے اور بچیاں ملک کی درج ذیل جماعتوں سے شامل ہوئے تھے۔

Wiesbaden ،Wiesbaden Sud ،Koblenz ،Grob-Gerau ،West ،Weingarten ،Wabern ،Bad Homburg ،Babenhausen ،Godelau Sud ،Mainz ،Wiesbaden Nord ،Hattersheim ،Leeheim ،Raunheim ،Usingen ،Baitus-Sabuh F. ،Heidelberg ،Ginsheim ،Nauheim ،Eppelheim ،Zeilsheim ،Karben ،Hofheim ،Karlsruhe ،Grob-Umstadt ،Wurzburg ،Heusenstamm ،Bruchsal ،Stockstadt ،Frankfurt Berg

اس کے علاوہ سوئٹزرلینڈ سے ایک بچہ اور بچی بھی شامل ہوئی۔

آمین کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مرسلہ: نظارت تعلیم القرآن ووقف عارضی

وقف عارضی اصلاح نفس کا ذریعہ ہے

واقفین عارضی کے تجربات وتاثرات

تاثرات واقفات عارضی

محترمہ عصمت نسیم صاحبہ ضلع سرگودھا لکھتی ہیں۔

وقف سے قبل ایک دو رکوع ہی تلاوت کرتی تھی اور اب پندرہ کرنے لگی ہوں۔

محترمہ قدسیہ ظفر صاحبہ لاہور لکھتی ہیں وقف عارضی سے جماعت کے ساتھ ایک تعلق پیدا ہوتا ہے۔ میرا ذاتی فائدہ یہ ہے کہ واک کرتے کرتے میری صحت بہتر ہوئی اور اللہ تعالیٰ سے لگاؤ بڑھا۔ مجھے وقف عارضی کرتے ہوئے اتنا مزہ آیا کہ میں آئندہ بھی وقف عارضی کرتی رہوں گی۔

محترمہ سعدیہ وحید صاحبہ لاہور لکھتی ہیں وقف عارضی سے مطالعہ کی عادت پڑی اور نالج میں اضافہ ہوا اور جماعتی کاموں کا جوش وجذبہ بڑھا۔

محترمہ امۃ المتین خالد صاحبہ لاہور لکھتی ہیں چھوٹے بچوں کو پڑھا کر ٹینشن فری ہوئی۔ ان کی معصومانہ باتوں اور شرارتوں سے محظوظ ہوئی اور انہی کی باتوں اور شرارتوں سے بہت کچھ سیکھنے کا موقعہ ملا۔

محترمہ بشریٰ خالد صاحبہ لاہور لکھتی ہیں وقف عارضی سے دلی تسکین ملتی ہے اور اپنی کئی کمزوریوں پر شرمندگی ہوتی ہے اور انہیں دور کرنے کا موقع ملتا ہے۔

محترمہ امۃ المتین صاحبہ لاہور لکھتی ہیں: جب انسان دوسروں کو تلقین کرتا ہے اور خود زیادہ غافل ہوتا ہے تو انسان اپنے آپ کو ملامت کرتا ہے کہ دوسروں کو بتاؤں اور خود سستی کروں تب اسے اپنی اصلاح کا موقعہ ملتا ہے۔ جس سے نہ صرف اپنا فائدہ ہے بلکہ دوسروں کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔

محترمہ شائلہ ناصر صاحبہ گلستان جوہر شالی کراچی لکھتی ہیں ممبرات کو انفرادی طور پر فون پر بھی ٹائم دینے سے ان میں بھی شوق پیدا ہو رہا ہے۔ لہٰذا وقتاً فوقتاً گھر پر قرآن کریم، ترتیل اور عربی گرائمر سیکھنے آنے والوں میں اضافہ نظر آ رہا ہے۔

محترمہ سمیرا صاحبہ کنری ضلع عمرکوٹ لکھتی ہیں قرآن مجید کے مزید علوم واضح ہوئے۔ اگر ہم مستقل وقف عارضی جاری رکھیں تو ممبرات جلد اپنا ترجمہ مکمل کر سکیں گی۔

محترمہ نصرت جمیل صاحبہ کنری ضلع عمرکوٹ لکھتی ہیں سب سے پہلے تو خدا کا فضل اور رحمت ہوتی ہے اس کے بعد کلاسز میں سمجھانے سے کوئی بات دوسروں سے بھی پتہ چلتی ہے۔ اس طرح اپنی کوتاہی کو دور کرنے کا بھی موقعہ ملتا ہے۔ اس سے بھولی ہوئی باتیں بھی یاد رہتی ہیں۔

محترمہ کوثر نواز صاحبہ اور محترمہ صبا غوث صاحبہ مانگٹ اونچا ضلع حافظ آباد لکھتی ہیں اپنی ذات کی اصلاح ہوتی ہے اپنی خامیاں دور کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔

محترمہ فائزہ طلعت صاحبہ کھاریاں ضلع گجرات لکھتی ہیں وقف سے ذاتی فائدہ یہ ہوا کہ قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کی طرف توجہ پیدا ہوئی۔

محترمہ عنایت بیگم صاحبہ کھاریاں ضلع گجرات لکھتی ہیں۔ وقف سے یہ فائدہ ہوا کہ قرآن کریم روزانہ پڑھنے اور بچوں کو پڑھانے سے تلفظ کی درستی اور روحانی اطمینان ملتا ہے۔

محترمہ نصرت جہاں صاحبہ کھاریاں ضلع گجرات لکھتی ہیں بچوں کو پڑھا کر دلی سکون ملتا ہے۔

محترمہ رشیدہ اعجاز صاحبہ صادق پور ضلع عمرکوٹ لکھتی ہیں وقف کی برکت سے مطالعہ شروع کر دیا۔ دعاؤں کی توفیق ملی۔ پہلے تہجد پڑھنا مشکل لگتا تھا وقف کی برکت سے تہجد کی عادت پختہ ہوگئی۔

محترمہ ناصرہ داؤد صاحبہ چاہ بی بی والا ضلع لودھراں لکھتی ہیں وقف عارضی کے دوران قرآن کریم سکھا کر خدمت دین کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ چند دن وقف سے روح میں تسکین پیدا ہوئی۔ دل میں یہ آرزو پیدا ہوتی ہے کہ تعلیم قرآن عام ہو جائے۔ مجھے خود باقاعدگی سے تلاوت کی توفیق ملی۔

محترمہ شاہدہ پروین صاحبہ چاہ بی بی والا ضلع لودھراں لکھتی ہیں۔ وقف عارضی اصلاح نفس کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس سے اپنی سستی اور کمزوری دور ہوتی ہے۔ نئی نسل کی تربیت و اصلاح کا بہترین ذریعہ ثابت ہوتی ہے۔ اپنا محاسبہ کرنے کا بھی عمدہ ذریعہ ہے۔

محترمہ عنبرین نواز صاحبہ گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا لکھتی ہیں وقف سے یہ فائدہ ہوا کہ میں اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے قابل ہوئی اور مجھ میں اعتماد کا اضافہ ہوا۔

محترمہ ساجدہ جاوید صاحبہ لیہ شہر لکھتی ہیں پہلی دفعہ وقف عارضی کرنے کا موقع ملا وقف عارضی سے مجھے دلی سکون ملا۔ اللہ نے مجھے ہمت دی اور جوش وخروش سے قرآن سناتی رہی۔ ممبرات کے علاوہ غیر از جماعت بچے بھی پڑھتے ہیں۔

مرید کے ضلع شیخوپورہ سے **محترمہ عاطفہ ظہیر، محترمہ عالیہ صدف، محترمہ سعیدہ شہزاد، محترمہ زینب زاہد اور محترمہ شازیہ احمد** لکھتی ہیں دہرائی کا موقع ملا، علم میں مزید اضافہ ہوا، تلفظ بہتر ہوا۔

محترمہ شاہدہ احمد صاحبہ وہاڑی لکھتی ہیں میرے علم میں اضافہ ہوا۔ وقف عارضی کو سب نے پسند کیا اس کی وجہ سے ہم زیادہ ہوشیار ہو گئے ہیں۔

محترمہ نجمہ سرفراز صاحبہ مرل ضلع سیالکوٹ لکھتی ہیں ہمیں اپنی غلطیوں کا احساس ہوا۔ کتنے لوگوں کو پتہ ہی نہیں کہ جماعت کے کاموں کو کیسے کرنا چاہئے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ سب کو قرآن آجائے۔

تاثرات واقفین عارضی

مکرم عبدالمالک صاحب ربوہ لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ذاتی مطالعہ کی توفیق ملی جو ازدیاد ایمان کا موجب ہوا۔ وقف عارضی کی تحریک بڑی ہی بابرکت تحریک ہے جو نہ صرف واقف عارضی کی اصلاح کا موجب بنتی ہے بلکہ احباب جماعت سے باہمی محبت کو بڑھانے کا ایک زبردست ذریعہ ہے۔ دعاؤں کا کثرت سے موقع ملا۔ ایسا موقع شاید ہی زندگی بھر ملا ہو۔

مکرم حمید احمد ملک صاحب لاہور لکھتے ہیں وقف عارضی اصلاح نفس کا بہترین ذریعہ ہے۔ ذاتی مطالعہ سے بھی کافی فائدہ پہنچا۔ احباب سے کافی اہم معلومات حاصل ہوئیں اور ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ حاصل ہوا۔

محمد شعیب صاحب ربوہ لکھتے ہیں الحمد للہ یہ وقف عارضی میری زندگی میں ایک بہت اچھا تجربہ تھا۔ اس میں خاکسار کو اپنی اصلاح کرنے کے بہت سے مواقع میسر آئے۔

مکرم عبدالرشید صاحب گوجرانوالہ لکھتے ہیں خاکسار تزکیہ نفس کے لئے روزانہ تہجد اور نوافل ادا کرتا رہا نیز تلاوت قرآن کریم اور ذاتی مطالعہ کرتا رہا۔ میں پہلی دفعہ وقف عارضی پر گیا ہوں۔ مجھے بہت اچھا لگا۔ میری عمر 71 برس ہے۔ آئندہ اگر زندگی وتندرستی خدا نے دی تو ضرور دوبارہ وقف عارضی کروں گا۔

مکرم طارق احمد بلوچ صاحب میرپور خاص لکھتے ہیں دوران وقف عارضی مطالعہ کتب کا موقع ملا۔ روزانہ نماز تہجد، نوافل، درود شریف، استغفار اور ذکر الٰہی کرتا رہا۔ جس سے دل کو بہت اطمینان اور سکون حاصل ہوا اس طرح حسرت لئے وقف پورا کیا کہ اگر وقت اجازت دیتا تو مزید خدمت کا موقع ملتا۔ البتہ یہ عہد اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر سال مقبول وقف عارضی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم قمرالدین صاحب بدین لکھتے ہیں خاکسار کو ذاتی مطالعہ کتب کا موقع ملا۔ روزانہ تلاوت قرآن کریم کی۔ بیت الذکر میں نماز باجماعت درس اور کلاسز کے ذریعہ خاکسار کو ذاتی طور پر بہت فائدہ ہوا۔ یہ وقف عارضی خاکسار کے لئے روحانی طور پر بہت کارآمد ثابت ہوئی۔

مکرم غلام مصطفیٰ صاحب گوجرانوالہ لکھتے ہیں وقف عارضی کے دوران خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار ذاتی مطالعہ کتب میں مشغول رہا۔ جس سے بہت علم حاصل ہوا۔ اصلاح نفس ہوئی۔ خصوصاً نفس سے کاہلی اور سستی دور ہوئی اور پابندی وقت کا احساس ہوا۔ اس کے علاوہ تہجد کی باقاعدگی، مطالعہ کتب کا شوق وغیرہ اجاگر ہوا۔

مکرم خواجہ عبدالمنان صاحب میرپور آزاد کشمیر لکھتے ہیں دوران وقف عارضی خاکسار کو بفضل اللہ تعالیٰ مطالعہ کتب خصوصاً نور القرآن اور چشمہ معرفت کا موقع ملا۔ بچوں کو پڑھانے کے دوران خاکسار کے علم میں کافی اضافہ ہوا اور دعائیں کرنے کا موقع ملتا رہا۔

مکرم محمد ماجد اقبال صاحب ربوہ لکھتے ہیں یہ وقف زندگی خاکسار کی زندگی کا پہلا موقع تھا۔ خاکسار نے محسوس کیا کہ ہر وقت یہ احساس رہا کہ خاکسار نے وقف کیا ہے اس لئے زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق ملے۔ احساس ذمہ داری بڑھ جاتا ہے۔ اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے دعاؤں میں خاص توجہ پیدا ہوتی ہے دوسروں کو سکھانے کے لئے خود بھی سیکھنا پڑتا ہے جس سے علم میں اضافہ بھی ہوتا ہے اور دہرائی بھی ہوتی ہے اور محاسبہ نفس کا موقع بھی ملتا ہے۔

پیارا اور پاک منہ

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب ولد شیخ مسیتا صاحب فرماتے ہیں حضرت اقدس مسیح موعود جب (بیت) مبارک میں نماز سے فارغ ہو کر تشریف رکھتے تو ہماری خوشی کی انتہاء نہ رہتی کیونکہ ہم یہ جانتے تھے کہ اب اللہ تعالیٰ کی معرفت کے نکات بیان فرما کر محبت الٰہی کے جام ہم پئیں گے اور ہمارے دلوں کے زنگ دور ہوں گے سب چھوٹے بڑے ہمہ تن گوش ہو کر اپنے محبوب کے پیارے اور پاک منہ کی طرف شوق بھری نظروں سے دیکھا کرتے تھے کہ آپ اپنے رخ مبارک سے جو بیان فرمائیں گے اسے اچھی طرح سن لیں۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 94 روایت حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تھائی لینڈ میں اعلیٰ تعلیم

Chulaongkorn یونیورسٹی بنکاک تھائی لینڈ نے ایم ایس سی برائے پٹرولیم جیو سائنس میں داخلہ جات شروع کئے ہیں جس کا دورانیہ ایک سال ہے یہ پروگرام خاص طور پر ریزروئیر جیالوجی ، جیو فزکس ، ایکسپلوریشن جیالوجی ، بیسن سٹڈی برائے پٹرولیم ایکسپلوریشن ، پروڈکشن جیالوجسٹ ، جیو فزسٹس پروفیشنل فیلڈز کیلئے آفر کیا ہے۔ اس پروگرام کو مختلف انٹرنیشنل آئل کمپنیاں فنڈ کر رہی ہیں جو بعد میں جاب آفر کرنے کے ساتھ ساتھ دوران تعلیم سکالرشپس بھی آفر کرتی ہیں۔ وہ طلباء جنہوں نے جیالوجی ، جیو سائنسز ، ارتھ سائنسز ، جیوٹیکنالوجی ، جیو فزکس یا ان سے متعلقہ فیلڈ میں BS(Hons) یا ماسٹرز کیا ہو اس پروگرام کیلئے apply کر سکتے ہیں۔ داخلہ جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 مارچ 2013ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے وزٹ کریں۔

www.cupetrogeoscience.com

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

مکرم چوہدری کرامت اللہ خان صاحب کاٹھگڑھی چک 2 ٹی ڈی اے ضلع خوشاب تحریر کرتے ہیں۔

میرا پوتا رانا طلحہ احمد واقف نو ابن مکرم رانا مبارک احمد صاحب بعارضہ یرقان شدید علیل ہے اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم محمد طاہر احمد صاحب ترکہ مکرم مبارک احمد صاحب)

مکرم محمد طاہر احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم مبارک احمد صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 4/42-B دارالعلوم شرقی برقبہ 10 مرلہ 78 مربع فٹ میں سے 2 مرلہ 155 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ جملہ ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم محمد طاہر احمد صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم مبشر احمد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم مظفر احمد صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم منور احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ فرزانہ کوثر صاحبہ ترکہ مکرم محمود احمد صاحب)

مکرمہ فرزانہ کوثر صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم محمود احمد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 12/11 محلہ دارالعلوم غربی برقبہ 10 مرلہ 60 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ جملہ ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ فرزانہ کوثر صاحبہ (بیٹی)
2۔ مکرم فاروق احمد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم ناصر احمد صاحب (بیٹا)
4۔ مکرمہ رخسانہ کوثر صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرمہ ریحانہ کوثر صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرمہ قیصرہ جبیں صاحبہ (بیٹی)
7۔ مکرمہ ماہ جبیں صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرم مبشر احمد درانی صاحب ترکہ مکرم محمد شریف درانی صاحب)

مکرم مبشر احمد درانی صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم محمد شریف درانی صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے کھاتہ نمبر 10/210 امانت تحریک جدید میں اس وقت مبلغ ایک لاکھ نو روپے 1,00,009/= موجود ہیں۔ لہٰذا یہ رقم جملہ ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کر دی جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ (بیٹی)
2۔ مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرم مبشر احمد درانی صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم مظفر احمد درانی صاحب (بیٹا)
5۔ مکرمہ کوثر پروین صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرمہ زاہدہ درانی صاحبہ (بیٹی)
7۔ مکرمہ نصرت درانی صاحبہ (بیٹی)
8۔ مکرم مدثر احمد درانی صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم توصیف احمد درد صاحب اکاؤنٹنٹ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم مبارک احمد صاحب ولد مکرم حیدر علی خان صاحب واچ میکر محلہ دارالیمن غربی ربوہ مورخہ 23 دسمبر 2012ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بعمر 78 سال وفات پا گئے۔ آپ کچھ عرصہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے مورخہ 24 دسمبر 2012ء کو احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے دعا کروائی۔ آپ نے اپنے پیچھے خاکسار کے علاوہ ایک بیٹا مکرم مبشر احمد صاحب جرمنی ایک بیٹی محترمہ روبینہ احسان صاحبہ زوجہ مکرم احسان اللہ خان صاحب اسلام آباد اور تین پوتے اور تین پوتیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والد محترم سے رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے اور پسماندگان کا حامی وناصر ہو۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم عدنان احمد صاحب بٹ مربی سلسلہ وکالت تصنیف تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھابھی محترمہ عنبرین بٹ صاحبہ اہلیہ مکرم محی الدین بٹ صاحب آف ٹاؤن شپ لاہور مورخہ 11 دسمبر 2012ء کو جسم کے بائیں جانب فالج کے حملہ اور دماغ میں سوجن کی وجہ سے دو روز کی مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئیں۔ مرحومہ کی عمر 41 برس تھی۔ مورخہ 12 دسمبر کو بعد نماز فجر بیت الکریم ٹاؤن شپ میں مکرم طاہر احمد مبشر صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں ان کی میت ربوہ لائی گئی جہاں مورخہ 13 دسمبر 2012ء کو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے بعد نماز ظہر بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں مکرم آصف مجید صاحب مربی سلسلہ نے تدفین کے بعد دعا کروائی۔ مرحومہ نے شوہر کے علاوہ ایک دس سال کی بیٹی سوگوار چھوڑی ہے۔ مرحومہ مکرم حفیظ احمد صاحب بٹ مرحوم آف کراچی کی صاحبزادی تھیں۔ آپ سادہ مزاج اور نہایت ملنسار تھیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

نماز جنازہ

مکرم میر قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تحریر کرتے ہیں۔

وکالت وقف نو میں لمبا عرصہ رضاکارانہ خدمات کرنے والے مکرم چوہدری محمود احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید دارالعلوم غربی صادق ربوہ مورخہ 9 جنوری 2013ء کو وفات پا گئے ہیں ان کی نماز جنازہ بیت المبارک میں مورخہ 11 جنوری 2013ء کو بعد نماز جمعہ ادا کی جائے گی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد جج صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے اسلام آباد اور راولپنڈی کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت وارا کین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

مکرم خالد محمود صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع سرگودھا کے دورہ پر ہیں احباب جماعت وارا کین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

خبریں

عورتیں مردوں کے مقابلے میں زیادہ ہنس مکھ

خواتین کو مردوں کے مقابلے میں زیادہ ہنس مکھ قرار دے دیا گیا ہے۔ یہ دلچسپ دعویٰ امریکہ میں ہونے والی ایک تحقیق میں کیا گیا ہے۔ ساؤتھ فلوریڈا یونیورسٹی کی تحقیق میں لوگوں میں خوشی کا سبب بننے والا ایک جین دریافت کیا گیا ہے مگر دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ صرف خواتین کیلئے ہی کام کرتا ہے۔ MAOA نامی یہ جین دماغ کو خوشگواریت محسوس کراتا ہے۔ تحقیق کے دوران مردوں اور خواتین کا تجزیہ کیا گیا تو دونوں میں یہ جین تو پایا گیا مگر اس کا فائدہ صرف خواتین ہی اٹھاتی نظر آئیں۔

(روزنامہ جنگ 2 نومبر 2012ء)

صفائی کا معیار بہتر بنانے سے بیماریوں سے بچا سکتا ہے

طبی ماہرین نے کہا ہے کہ گھروں میں باورچی خانے، فرش اور دیگر چیزوں کو صاف ستھرا رکھ کر دمے اور سانس کی دیگر بیماریوں سے بچا جا سکتا ہے۔ یورپ میں ہونے والی ایک تازہ طبی تحقیق کے مطابق دفتروں، کام کرنے والی جگہوں اور گھروں میں روزانہ صفائی کے معیار کو بہتر بنانے سے دمے اور سانس کی دیگر بیماریوں کی شرح کو پچیس سے تیس فیصد تک کم کیا جا سکتا ہے۔ طبی ماہرین نے دمے کے مریضوں کو چار ماہ تک بغیر دوا کھلائے صرف صفائی کے عمل سے بہتر بنانے کے کامیاب تجربات کے بعد اعلان کیا ہے کہ دمے کے 90 فیصد مریضوں کی علامات کے اثرات ماحولیاتی صفائی سے ختم ہو سکتے ہیں۔

5 منٹ پہلے گھنٹی بجانے پر سکول ملازم کو ایک سال قید

چین میں ایک سکول کے ملازم کو وقت سے پہلے گھنٹی بجانا مہنگا پڑ گیا۔ 54 سالہ ژاؤ ژلان نے اینٹری ٹیسٹ کے دوران مقررہ وقت سے 5 منٹ پہلے گھنٹی بجا دی جس سے طلبہ کا نقصان ہوا۔ اس جرم میں ژلان کو عدالت نے ایک سال قید کی سزا سنائی ہے۔ چین میں نیشنل انٹرنس امتحانات انتہائی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں جن کے نتیجے میں محدود نشستوں پر طلبہ کو یونیورسٹیوں میں داخلہ مل پاتا ہے۔ اس سکول میں 1050 طلبہ اینٹری ٹیسٹ دے رہے تھے۔

(روزنامہ دنیا فیصل آباد 3 نومبر 2012ء)

ریل گاڑیوں کو سی این جی پر چلانے کا تجربہ

کینیڈا میں ریل گاڑیوں کو سی این جی پر چلانے کیلئے تجربہ شروع کر دیا گیا۔ کینیڈین نیشنل ریلوے نے 12 ڈیزل ریل گاڑیوں کو قدرتی گیس سے 300 میل تک چلانے کا تجربہ شروع کیا ہے۔ ڈیزل کے مقابلے میں قدرتی گیس کم قیمت اور ماحول دوست ہے۔

جلد میں موجود بے ضرر جراثیم دریافت

امریکی سائنس دانوں نے جلد میں موجود بے ضرر جراثیم تلاش کر لیا ہے جو ایکنی کے مسئلے کا حل ہے۔ جلد میں موجود جراثیم فیج قدرتی طور پر اس بیکٹیریا کو مارتا ہے جو ایکنی کا باعث بنتا ہے۔ اس حوالے سے یونیورسٹی آف کیلیفورنیا کے ماہرین نے تحقیق میں فیج کے 11 مختلف اقسام کے جراثیم کا مشاہدہ کیا جو ایکنی کو ختم کرنے کی قدرت رکھتے ہیں۔ مساموں کا راستہ جب تیل کے غدود سے بند ہو جاتا ہے یہ عمل سیم کہلاتا ہے۔ اسی وجہ سے جلد پر مہاسے رونما ہوتے ہیں۔ جراثیم فیج جدید دور میں مؤثر اور بہترین قدرتی طریقہ علاج ہے۔

حادثات سے بچانے کے لئے کار پر فوم کے گدے لگا دیئے گئے

گاڑیوں کو زیادہ سے زیادہ محفوظ بنانے کیلئے جاپان میں نت نئے تجربات کئے جاتے ہیں۔ ایسا ہی ایک تجربہ کیا گیا ہیروشیما یونیورسٹی میں جہاں کار پر فوم کے گدے لگائے گئے۔ ایک کاروباری ادارے کے اشتراک سے ہیروشیما یونیورسٹی میں گالف کورس میں استعمال ہونے والی گاڑی کے اگلے حصے پر فوم کے گدے اور غبارے لگائے گئے۔ اس گاڑی کو حادثے کی صورت میں نہ صرف سوار بلکہ ٹکرانے والے شخص کو بھی کم سے کم نقصان پہنچتا ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ حادثے میں گاڑی کو ڈینٹ نہیں پڑتا بلکہ یہ واپس اپنی اصلی حالت میں آ جاتی ہے۔ کمپنی جلد ہی اس گاڑی کو مارکیٹ میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس کی قیمت ساڑھے 9 ہزار ڈالر ہوگی۔

(روزنامہ جنگ لاہور 24 نومبر 2012ء)

STUDY IN GERMANY

➢ Quick Package for students with:

● Intermediate (Pre- Eng.,Pre- Medical, General Science, Economics, Computer Science, Commerce) Minimum 65% Marks

Bachelor (B.Sc,B.C.S, B. Eng, B Com. B.B. A and other Technical fields)

& A- Level (with 4 subjects, 1 language) Minimum 65% Marks

Best offer for Pharmacy & Medical field students

Minimum 75% marks, fresh candidates preferred

ADMISSION IN JUST 4 WEEKS

EMBASSY APPEARANCE IN JUST 7 WEEKS

Deposit Fee: starting from 2560 Euros +Bank account 8.000 Euros

➢ Direct Package for students with:

● Intermediate (Requirement: good in Mathematics)

Study in English till Masters in just 18.000 Euros

Scholarship up to 5000 Euros on good performance

100% Visa: No bank account

Bachelors possible in several Engineering & Business fields

Deposite Fee: 18.000 Euros with accommodation and other facilities

Consultancy+Admission+Embassy Documentation+Interview Preparation

Even After reaching Germany, Pick up service from Airport till University

Please contact your Erfolg Team Consultants in Germany

Office Tel: +4961508309820, Mob: +49176 56433243, +49 1577 5635313

Email:erfolgteam@hotmail.de Skype ID: erfolgteam

ستار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد 047-6211524 0336-7060580
starjewellers@ymail.com

ربوہ میں طلوع وغروب 11۔جنوری

طلوع فجر	5:41
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:16
غروب آفتاب	5:25

سکری اور گرتے بالوں کا علاج
سفوف سکاکائی سر دھونے کیلئے
تیار کردہ: ناصر احمد دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

وردہ فیبرکس
گرم شال کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
سیل۔ سیل۔ سیل
وول گرم کھدر کاٹن لینن اور چائنہ کی تمام ورائٹی پر زبردست سیل جاری ہے۔
عاطف احمد فون: 0333-6711362

اٹھوال فیبرکس
سیل سیل سیل
گرمی کی ورائٹی پر زبردست سیل
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: الطاف احمد: 0333-7231544

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

VOLTA-OSAKA PHOENIX EXIDEX TOKYO FB AGS MILLT
دیسی بیٹریاں 6 ماہ کی گارنٹی کے ساتھ تیار کی جاتی ہیں
مین ڈیلر
مرحبا بیٹری سنٹر
ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: حفیظ احمد: 0333-6710869
عابد محمود: 0333-6704603

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل
طالب دعا: میاں عبدالسمیع، میاں عمر سمیع، میاں سلمان سمیع
81-A سٹیل شیٹ مارکیٹ لنڈا بازار لاہور
Mob:0321-9469946-0321-8469946
TeL:042-7668500-7635082

FR-10